سوال

(323) رزق کمانا شرعاً مستحسن ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں پچیس سال کا ایک نوجوان ہوں اور اللہ کے احکام کا پابند۔ میرے کچھ یتیم بھائی بھی ہیں اور اکثر وبیشتر ہمارا گزارا مخیر لوگوں کی خیرات پر ہے۔ میں جہاد کے لیے افغانستان بھی گیا اور وہاں تین سال تک رہا، اب میں واپس آیا ہوں تو مجھے ایک کام کی پیشکش ہوئی ہے لیکن میرا دل کام کرنے اور دوسروں کے احکام کی پابندی کرنے کو نہیں چاہتا۔ سوال یہ ہے کہ اگر میں کوئی کام نہ کروں تو کیا مجھے گناہ ہے؟ کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں اپنے بھائیوں کے مال کو لیکر اس سے اپنے دوستوں کی مہمان نوازی کروں؟ امید ہے کہ شافی جواب عطا فرمائیں گے کیونکہ میرے علاوہ یہ مسئلہ کئی اور نوجوانوں کا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کو چاہیے کہ آپ رزق کمائیں اور اپنی اور اپنے بھائیوں کی بھی ضروریات کو۔۔۔۔اگر وہ خود رزق کمانے سے قاصر ہوں۔۔۔ پورا کریں، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ)) (صحیح البخاري' الادب' باب الساعی علی الارملة' ح: ٦—٦ و صحیح مسلم' الزہد باب فضل الاحسان الی الارملة والمسکین والیتیم' ح: ٢٩٨٢)

''بیوہ اور مسکین کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔''

((وکالقائم لایفتر وکالصائم لایفطر)) (صحیح مسلم' الزہد' باب فضل الاحسان الی الارملة والمسکین والیتیم' ح: ٢٩٨٢)

''وہ اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو کبھی اکتاہٹ محسوس نہ کرے اور اس روزے دار کی طرح ہے جو کبھی روزے کا ناغہ نہ کرے۔''

آپ کے لیے یہ حلال نہیں کہ اپنے اور اپنے مہمانوں پر خرچ کرنے کے لیے اپنے یتیم بھائیوں کے مال کو استعمال کریں الا یہ کہ آپ عاجز وقاصر ہوں کہ کچھ کما نہ سکیں' یا آپ کے بھائی بڑے ہو کر سمجھ دار ہو جائیں اور آپ کو اپنا مال استعمال کرنے کی اجازت دے دیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج4ص249

محدث فتویٰ